روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 3 فروری 2001ء - 8 ذیقعد 1421 ہجری - 3 تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 30

ذکر و شکر الٰہی کی دعا

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے انہیں ہر نماز میں یہ دعا پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

اے میرے رب میں تیرا ذکر کرنے اور تیرا شکر کرنے اور تیری عبادت کو حسین بنانے کے لئے تیری مدد چاہتا ہوں۔

(سنن نسائی کتاب السھو باب نوع آخر حدیث نمبر 1286)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف میں خداتعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خداتعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گذاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان‘ ہوا اور بادل‘ سورج اور چاند‘ ستارے اور سیارے سب انسان کے فائدے کے واسطے خداتعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔

ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں۔ اسی پر کسی نے کہا کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آج کل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے کہ اس میں لکھا ہے کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے۔ خداتعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے۔ جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 246)

ذکر الٰہی خدا تک پہنچنے کا رستہ آسان کر دیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ذکر الٰہی اختیار کرو۔ ذکر الٰہی آپ کے لئے خدا تک پہنچنے کے رستے آسان کرے گا اور خداتعالیٰ کی طرف پہنچنے کی ایک صراط مستقیم ہے لیکن اس صراط مستقیم کو بہت سے رستے آ آکر ملتے ہیں۔ جن رستوں سے آپ صراط مستقیم تک پہنچیں اگر وہ ایک سے زیادہ رستے ہیں تو آپ کے لئے وہ صراط وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے اگر وہ ایک دو رستے ہیں تو وہ صراط مستقیم آپ کے لئے تنگ رہے گی۔ تبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) جو لوگ بھی ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنی طرف آنے کی بہت سی راہیں دکھاتے ہیں۔ پس ذکر کی ہر راہ وہ راہ ہے جو خدا نے ہمیں اپنی طرف آنے کے لئے دکھادی ہے‘ بتایا ہے کہ ان راہوں پر چلو گے تو صراط مستقیم میں آ ملو گے۔ اور جتنی زیادہ یہ راہیں اختیار کرو گے اتنی تمہاری صراط مستقیم وسیع تر ہوتی چلی جائے گی اور انعام پانے والوں کا رستہ بنتی چلی جائے گی۔

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے خود (دین حق) کے لئے کھول دیا ہو (-) اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور یافتہ ہو‘ ایک نور پر قائم ہو اس کا مقابلہ کسی اور سے کر سکتے ہو۔ کیا دنیا میں ایسا بھی کوئی اور ہے جو اس جیسا بن کے دکھا دے۔ یہ ایک اعلان عام‘ ایک صلائے عام ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک چیلنج ہے کہ بنتا ہے تو اس جیسا بن کے دکھاؤ‘ اس کے سوا ہر راہ ہلاکت کی راہ ہے (-) یہی محفوظ مقام ہے اس کے سوا کوئی محفوظ مقام نہیں۔ اس کے برعکس کیا مقام ہے؟

(-) درمیان کی کوئی راہ نہیں بتائی گئی۔ ایک طرف وہ ہیں جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور وہ نور پر قائم ہیں اور سوال اٹھا کر کوئی جواب بھی نہیں دیا گیا۔ تو ظاہر و باہر بات ہے کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہی وہ خدا کے بندے ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں لیکن ان کے مقابل پر جو لوگ رکھے (-) ہلاکت ہو‘ لعنت ہو ان بدنصیب پتھر دلوں پر جن کے دل سخت ہو چکے ہیں۔ (-) اس کے دو معانی خصوصیت کے ساتھ آپ کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ ایک وہ دل جو خدا کا ذکر سنتے ہیں اور نرم پڑنے کی بجائے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ طبیعت ان کی گھبراتی ہے۔ کہتے ہیں کیا بات لے بیٹھے ہیں۔ چھوڑو کوئی اور بات کرو۔ خدا کی باتیں بھی اس زمانے میں

باقی صفحہ 2 پر

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں‘ غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خداتعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خداتعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 144)

قبولیت دعا کا فوری اور خارق عادت نشان

حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (برادر حضرت مرزا ایوب بیگ مرحوم) کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ چشمدید واقعہ بیان فرمایا کہ:

"ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا۔ حضور پہلے تو میں لاہور میں تھا۔ تو ہر ہفتہ کی شام کو قادیان آجایا کرتا تھا۔ حضور کی زیارت ہو جاتی تھی اور مجھے فائدہ پہنچتا تھا۔ مگر اب میری تبدیلی جہلم میں ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں۔ کب آنا ہو۔ حضور دعا فرماویں۔ کہ میری تبدیلی قریب ہو جائے۔ جہاں سے کہ میں ہر ہفتہ قادیان آجایا کروں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

مرزا صاحب آپ کہاں تبدیل ہونا چاہتے ہیں۔

یہ الفاظ حضور نے اس لہجہ سے فرمائے۔ کہ میں سمجھا تھا۔ کہ تبدیلیاں کرانا حضور کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور حضور ہی تبدیلیاں کرنے والے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ حضور اگر میں امرتسر آجاؤں۔ تو میرے لئے بہت موقعہ ہے۔ اس کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو اسی وقت مبارک باد دی۔ کہ اب آپ امرتسر آگئے ہیں۔ قریباً ایک ہفتہ ہی ہوا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب امرتسر میں تبدیل ہو کر آگئے۔"

(الحکم 14/1 اکتوبر 1936ء)

جلال و جمال کا آسمانی پیکر

حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب نے فرمایا کہ:-

"ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود جہلم کو کرم دین کے مقدمہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ میں ان دنوں میانمیر چھاؤنی میں ملازم تھا۔ مجھے جب پتہ لگا۔ کہ حضرت اقدس فلاں ٹرین سے تشریف لا رہے ہیں۔ تو ہم سٹیشن پر جا پہنچے۔ گاڑی آئی حضرت اقدس جس ڈبہ میں سوار تھے۔ ہم بھی چند لوگ اس ڈبہ میں بیٹھ گئے۔ اور حضور سے ملاقات کی۔ مفتی محمد صادق صاحب نے میرا تعارف کرایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میں قاضی صاحب کو جانتا ہوں۔ یہ ہمارے پرانے دوست ہیں۔ اور حضور نے مجھ سے جو پہلا سوال کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ اب آپ کے رشتہ داروں کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور اب تو ان کی مخالفت انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ فرمانے لگے۔

آپ گھبرائیں نہیں۔ ایک زمانہ آنے والا ہے۔ کہ یہ سب لوگ آپ کے قدموں پر گریں گے۔

پھر مجھے از راہ شفقت اپنے پاس ہی بٹھا لیا۔ اور ہم سب ساتھ ہی لاہور پہنچ گئے۔

میاں چراغ دین صاحب کے مکان پر تمام آنے والے دوست فروکش ہوئے۔ اور میں بھی وہاں ہی حضور کے پاس رہا۔ رات کو میں نے مفتی صاحب سے عرض کیا۔ میرا بستر حضرت صاحب کے بالکل قریب کیا جائے تاکہ میں حضرت صاحب کو نفل پڑھتے ہوئے دیکھوں۔ انہوں نے حضرت صاحب کی چارپائی کے ساتھ میرا بستر کروا دیا۔ دو بجے رات کے قریب میں اٹھا۔ اور باہر وضو کرنے چلا گیا۔ وضو کر کے جب میں واپس آیا۔ تو آگے میرے بستر پر حضور نفل پڑھ رہے تھے۔ مگر مجھے یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ حضور ہی ہیں۔ میں نے ایک دوست سے ذکر کیا۔ کہ دیکھو میری جگہ پر کوئی اور دوست کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور میں نے بڑی مشکل سے یہ جگہ لی تھی تھوڑی سی دیر ہوئی تھی۔ کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ آیئے آپ اپنی جگہ پر بیٹھ جایئے۔ پھر مجھے معلوم ہوا۔

کہ یہ حضرت اقدس ہیں۔ میں نے معذرت کی۔ مگر حضور نے مجھے پکڑ کر اس جگہ پر کھڑا کر دیا۔

(الحکم 14/1 اکتوبر 1936ء)

☆☆☆☆☆☆☆

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیکچر

مورخہ 29 جنوری 2001ء شام 6 بجکر 5 منٹ پر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سیمینار ہال میں "آپ اور آپ کا جسمانی نظام متحرکہ (Mobility)" کے عنوان سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے لیکچر دیا۔ لیکچر کے آغاز میں ڈاکٹر مرزا مشہود احمد صاحب نے تلاوت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے ادا کئے۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے لیکچر کے آغاز میں کہا کہ آپ کا جسمانی نظام متحرکہ زندگی کا ایک اہم حصہ ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اس میں دماغ، مسلز، جوڑ اور ہڈیاں شامل ہیں۔ انسانی جسم کو صحت مند اور متحرک رکھنے کے لئے ان چیزوں کا تندرست ہونا ضروری ہے۔ پولیو جیسی خطرناک بیماری نظام متحرکہ پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ انسانی ہڈیوں کو سخت، مضبوط اور صحت مند رکھنے کے لئے کیلشیم بہت ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہڈیوں میں 75 فیصد کیلشیم ہوتا ہے۔ انسان چوٹ اور کیلشیم کی کمی سے معذور یا بیمار ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہڈی ایک زندہ چیز ہے اور مسلسل بڑھتی رہتی ہے بچپن میں نئی ہڈی بنانے والے سیلز زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں۔ بچوں کی ہڈیاں دو سال میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور بڑوں میں 7 سے 10 سال تک کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کیلشیم کی کمی غیر متحرک رہنے سے، کم اور نامناسب خوراک اور سگریٹ نوشی کے زیادہ استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ کیلشیم کی کمی یا آسٹیو پروسس (Osteoporosis) کا علاج ممکن ہے۔ صحت مند ہڈیوں کے لئے اور کیلشیم کی کمی کو دور کرنے کے لئے پھل، سبزیاں، مچھلی اور نمکیات کے علاوہ دودھ اور اس سے بنی ہوئی دیگر اشیاء بہت ضروری ہوتی ہیں اس کے علاوہ میڈیکل سائنس نے کیلشیم کی کمی کو دور کرنے کے لئے سویابین اور اس سے بنی ہوئی مختلف اشیاء کو بھی مفید ثابت کیا ہے وٹامن ڈی کیلشیم کی کمی کو دور کرتا ہے۔ پندرہ بیس منٹ دھوپ میں رہنے سے ایک سال کی وٹامن ڈی سٹور ہو جاتی ہے۔ یعنی سورج کی روشنی وٹامن ڈی کو Activate کرتی ہے۔ خوراک کے ساتھ ساتھ انسانی جسم کے لئے سورج کی روشنی بھی ضروری ہے۔ اگر انسانی جسم کو حرکت نہ دی جائے تو ہڈیوں اور مسلز کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے مسلسل ورزش کی ضرورت ہوتی ہے ورزش کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ٹینس کا کھلاڑی جس بازو سے کھیلتا ہے اس بازو کی ہڈیاں 30% زیادہ فعال رہتی ہیں۔ خلا باز چونکہ ورزش نہیں کر پاتا اس لئے اس کی ہڈیوں کی صحت نسبتاً کم ہوتی ہے۔ ورزش کے ساتھ ساتھ اگر مناسب خوراک کا استعمال بروقت علاج اور سگریٹ نوشی جیسی بری عادتوں سے پرہیز کیا جائے تو کیلشیم کی کمی دور اور ہڈیاں مضبوط ہو سکتی ہیں۔ انگریزی زبان میں ہونے والا لیکچر تقریباً آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔ جس کے بعد سوال و جواب کا سیشن ہوا اس تقریب میں متعدد مہمانوں نے بھی شرکت کی جن کی چائے سے تواضع بھی کی گئی۔

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 1

بھلا چل سکتی ہیں۔ کوئی دلچسپی کی بات کرو۔ کوئی نشے کی بات کرو، کچھ کھیلنے کودنے کی بات کرو، کچھ نمائشوں کے قصے چلیں۔ دنیا کی لذتوں کی باتیں ہوں تو بات بھی بنے' یہ خدا کی باتیں تم کیا لے بیٹھے ہو۔ ایسے لوگ ہیں جو جب یہ ذکر سنتے ہیں ذکر الٰہی کا" تو ان کے دل سخت ہوتے چلے جاتے ہیں پتھر بنتے جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں (-) کہ وہ بدنصیب ایسے پتھر ہیں کہ اللہ کے ذکر کی ان میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہی۔ وہ ذکر کرنے سے عاری لوگ ہیں۔ ایک سنتے ہیں اور بدکتے ہیں اور مزید سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو سخت ہو چکے ہیں اور ذکر اللہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔ ان دونوں معنوں میں یہ آیت ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہی ہے اور ان کی ہلاکت کی خبر دے رہی ہے۔ (-) یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اب یاد رکھیں کہ جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں ان کی یہی منزل ہے جو بیان کی گئی ہے کوئی شخص جو ذکر الٰہی کی راہ میں آگے نہیں بڑھ رہا وہ اپنے مقام پر کھڑا نہیں رہا کرتا۔ وہ رفتہ رفتہ ان لوگوں میں شامل ہو رہا ہوتا ہے جن کے دل خدا کے لئے سخت ہو چکے ہیں۔ اور ایسا شخص جو شخص جو ذکر الٰہی میں لذت نہیں پاتا اس کے دل کو کوئی اور چیز سنبھال نہیں سکتی کیونکہ وہ لذت کے بغیر اپنے دل کو چھوڑ نہیں سکتا اس لئے خدا کی بجائے دنیا کی لذتیں دن بدن' رفتہ رفتہ اس کے دل پر قابض ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پس یہ بہت ہی خطرناک مقام ہے۔ سمجھنا چاہئے بیچ کی کوئی راہ نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ ذکر الٰہی نہ بھی کرو تو گزارہ ہو جائے گا' کم سے کم ہم سخت دل تو نہیں ہیں۔ فرمایا یہ ذکر کرنے والے ہیں یا سخت دل ہیں بیچ میں تو کوئی وجود ہی اور نہیں ہے۔ جو ذکر نہیں کرے گا اس نے لازماً سخت دل ہو جانا ہے۔ پس اس کے خلاف تنبیہہ کی گئی ہے۔

(از خطبہ یکم اپریل 1994ء)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

محترمہ حمیدہ بشیر صاحبہ

محترم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی

اس مضمون میں عاجزہ اپنے شوہر مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر پیش کرتی ہے جنہوں نے قرآنی تعلیم پر عمل کی زندگی بھر کوشش کی۔

ابتدائی حالات

آپ کے والد مکرم ملک عطاء محمد صاحب مرحوم آف ساہیوال تھے۔ آپ کی والدہ مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت حافظ نبی بخش صاحب کی صاحبزادی ہیں اور بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔

مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم کے والد صاحب ان کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اور ان کے سب بہن بھائیوں کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری ہمارے نانا جان حضرت حافظ نبی بخش صاحب نے ادا فرمائی۔ حضرت حافظ نبی بخش صاحب کی ایک بیٹی مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ مرحومہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم) مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم اور اس عاجزہ کی والدہ محترمہ تھیں۔

بچپن کی تربیت

نانا جان مرحوم اپنی علالت کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے لیکن انہوں نے اپنے یتیم نواسوں اور نواسی کی تربیت جس رنگ میں کی وہ بچوں کے ذہنوں میں نقش ہو چکی تھی۔ فجر کی اذان سنتے ہی مکرم نانا جان آواز دے کر بچوں کو اٹھا دیتے کہ نماز کے لئے جاؤ۔ واپسی پر دریافت کرتے کہ بیت الذکر میں نماز کس بزرگ نے پڑھائی اور کونسی سورتیں پڑھی تھیں تا کہ معلوم ہو کہ بچہ بیت میں گیا تھا یا نہیں۔ اس کی تصدیق یوں ہو جاتی کہ محترم نانا جان کے بزرگ دوست اکثر نماز فجر کے بعد آکر ان کی عیادت فرماتے تو وہ ان سے پوچھ لیتے کہ نماز کس نے پڑھائی۔

تربیت کا اثر

بچپن کی اس تربیت کا ہی اثر تھا کہ میرے شوہر مکرم ملک بشیر احمد صاحب تمام عمر نماز باجماعت نہایت التزام کیساتھ ادا کرتے رہے۔ خصوصاً فجر کی نماز کے وقت ہم سب کو اٹھاتے۔ اپنی بیماری کی حالت میں بھی نماز باجماعت کا خاص خیال رکھا۔ 6۔ ستمبر 2000ء کی صبح بیماری بہت زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے بے ہوشی کی کیفیت کا آغاز ہوا۔ بار بار اپنے کپڑے درست کرتے اور سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ ملک صاحب! آپ کو کیا چاہئے؟ فرمایا ٹوپی چاہئے...... اس کے بعد عملاً آخری وقت تک آپ نے کوئی بات نہیں کی۔

پس میری تمام والدین سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اگر آپ نے اپنے بچوں کو خصوصاً نماز فجر باجماعت کی عادت ڈال دی تو آئندہ ان کی تربیت کا بہت سارا کام آسان ہو جائے گا۔

ملازمت

مکرم ملک بشیر احمد صاحب تقسیم برصغیر سے فوج میں شامل ہوئے۔ کھیلوں کے سلسلے میں جاپان بھی گئے۔ وہاں کی بہت سی اچھی یادیں ان کے ذہن میں تھیں۔ بعد میں وہ افواج پاکستان میں بھی شریک ہوئے۔ اس ضمن میں پشاور قیام کا موقع ملا۔ وہاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (رفیق حضرت مسیح موعود) کی شفقت سے مستفیض ہوئے۔

مکرم ملک صاحب نے کچھ عرصہ سیالکوٹ اور لاہور میں پرائیویٹ ملازمت بھی کی۔

روحانی اور جسمانی ادویات

پھر 62-1961ء میں ملتان میں نشتر ہسپتال کے سامنے مبشر میڈیکو کے نام سے اپنی دکان کھولی۔ ملتان میں شب و روز کھلی رہنے والی یہ پہلی دکان تھی۔ یہاں سے مریضوں کو ہر وقت ہر قسم کی دوائی نہایت مناسب قیمت پر مل جاتی تھی۔ درحقیقت یہ دکان بنی نوع انسان کی خدمت کا ایک مرکز تھی۔ دکان کے برآمدہ میں میز پر سلسلہ کی کتب اور پمفلٹ موجود رہتے تھے جو روحانی شفاء کے طالبوں کے لئے آسانی دوائی کا کام کرتے۔ جسمانی ادویات کاؤنٹر سے مل جاتیں۔

یہاں پر اپنے اور غیر کا خدمت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں تھا۔ اشد معاندین سلسلہ بھی دوائی لینے مبشر میڈیکو پر ہی آتے تھے۔ مکرم ملک صاحب کو مریضوں کی خاطر کسی بھی وقت ہسپتال جا کر ڈاکٹروں سے ملنا ہوتا تو بلا تکلف چلے جاتے۔ ڈاکٹر بھی عزت سے پیش آتے۔ اگر کسی مریض کو ایکسرے یا ٹیسٹوں کے لئے مدد چاہئے ہوتی تو ملک صاحب اس کی پوری راہنمائی کرتے۔ بعض احباب ایک دوسرے کو کہا کرتے تھے کہ مبشر میڈیکو پر چلے جاؤ دوائی بھی مل جائے گی۔ رہائش اور کھانا بھی۔ ان خدمات میں بھی ملک صاحب مجھے بھی شامل فرماتے۔

جذبہ خدمت خلق

خدمت خلق کا عجیب منظر تھا۔ ہماری رہائش دکان کے اوپر گھر میں تھی پچھلی جانب ایک سرائے کا وسیع و عریض دالان تھا جس کے اطراف بے شمار کمرے تھے۔ یہاں ٹھہرنے والے اکثر لوگ سامنے نشتر ہسپتال میں آنے والے مریض یا ان کے لواحقین ہوتے تھے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ رات کے پچھلے پہر نیچے سے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی تو مکرم ملک صاحب مجھ سے دودھ گرم کروا کر نیچے لے جاتے کہ اگر بچے اور اس کے والدین کو ضرورت ہے تو لے لیں۔

خدمت خلق کے اس جذبے نے کاروبار میں منافع کی چنداں پرواہ نہ کی۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ ہسپتال میں مریض وفات پا گیا اور اس کے غریب لواحقین بچی ہوئی ادویات لے کر آ گئے (جو بعض دفعہ کسی اور دکان سے خریدی ہوتی تھیں) کہ واپس لے لیں اور کچھ رقم دے دیں.....!

نہایت مہنگی اور پھر کھلی ہوئی ادویات کس کام کی؟ مگر ملک بشیر احمد صاحب مسکراہٹ سے دوائی واپس لے کر ساری رقم غریب آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیتے اور اگر ہو سکتا تو اس کی واپسی کے سفر کا بندوبست بھی کر دیتے۔

پھر کچھ عرصہ بعد مکرم ملک صاحب نے ایمبولینس سروس بھی شروع کی۔ دوائیوں کی طرح یہ جذبہ بھی خدمت خلق کے رنگ میں رنگین تھا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ مریض یا میت کسی ایسے علاقے کے رہنے والے ہوتے کہ ٹیکسی وہاں نہ جاتی۔ ایسے وقت میں مکرم ملک صاحب کی ایمبولینس کام آتی۔ یہ اور بات ہوتی کہ 2-2 دن بعد ڈرائیور بس پر بیٹھ کر آ جاتا کہ گاڑی کچی زمین میں پھنس گئی ہے۔ مریض وغیرہ تو گھر پہنچ گئے گاڑی وہیں رہ گئی ہے۔ پھر مکینک جاتے اور ایمبولینس درست کرا کر لاتے۔

حسن سلوک کا مظاہرہ

ایک ہمسایہ ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث تھا۔ مکرم ملک صاحب نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعلقہ حکومتی محکمے کو اطلاع دی۔ وہ شخص رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ اس کے ساتھی فرار ہو گئے۔ حکومت کی طرف سے ملک صاحب کو تعریفی سند بھی دی گئی۔ بعد میں اس ہمسائے نے ملک صاحب کو بہت ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی۔ مگر ملک صاحب کے حسن سلوک کا گھائل ہو گیا۔ بعد میں وہ ہمیشہ ملک صاحب سے بڑی عزت سے ملتا رہا۔

نامساعد حالات

پھولوں کے ساتھ کانٹے ہونا نظام قدرت کا حصہ ہے۔ مکرم ملک صاحب کی دینی اور خدمت خلق کی مساعی پر بری نظر ڈالنے والے بھی تھے۔ وہ ہر طرح کی دھمکیاں بھی دیتے تھے۔ انہوں نے مخالفت کی ہر قسم آزما دیکھی لیکن صابر و متوکل آہنی ارادوں والے ملک بشیر احمد صاحب اپنے کاموں میں مگن رہے۔

1974ء کے حالات میں نشتر ہسپتال کے طلباء ملوث تھے۔ انہوں نے واپسی پر ایک منصوبے کے تحت مبشر میڈیکو پر حملہ کیا۔ (ہم اوپر گھر سے منظر دیکھ رہے تھے)۔ پولیس کو جلوس سے پیچھے گیا تھا۔ جب پتھر اندر آنے لگے تو ملک صاحب کے ساتھ دکان میں کھڑے ہوئے بیٹے نے پوچھا کہ کیا ہم یہ پتھر واپس باہر پھینک دیں تو مکرم ملک صاحب نے شفقت سے بچے کو روکا کہ ایسا نہیں کرنا۔ پتھراؤ کرنے والے بعض طلباء وہ تھے جو بوقت ضرورت اپنا خرچہ ختم ہونے کی صورت میں مکرم ملک صاحب سے ادھار لے کر مہینہ گزارا کرتے تھے۔

کراچی منتقلی

عملاً آپ کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ دکان، گھر اور ایمبولینس کو جلانے کی کارروائیاں شروع کی جانے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ ایک ماہ تک مکرم ملک صاحب ایک عزیز کے ہمراہ گھر میں رہے۔ جب زندگی بچانا ممکن نہ رہا تو بعد دعا سب اہل خانہ کراچی آ گئے۔ کافی نقصان ہوا لیکن مکرم ملک صاحب نے توکل علی اللہ میں کمی نہ آنے دی۔ اس زمانے میں لندن میں BBC ریڈیو کی خبروں میں بھی بتایا گیا کہ ملتان میں مبشر میڈیکو پر حملہ ہوا ہے۔ یہ سن کر وہاں میرے والدین اور بھائی جان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بہت فکر مند ہوئے جلد ہی ان کو ہماری خیریت کی خبر مل گئی۔

کراچی میں آکر شروع میں ہم سب میرے بھائی عزیزم محمد عبدالوہاب کے گھر حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں رہے۔ انہوں نے بڑی محبت سے ہمیں رکھا۔ وہ وہاں کے ایک نہایت فعال رکن جماعت تھے۔ مکرم ملک صاحب نے پہلے مرغی خانہ کھولا پھر شپ یارڈ میں ذاتی کام کیا۔

بحری جہازوں پر مزدوروں سے مرمت و پالش

وغیرہ کا کام لینا آسان امر نہیں ہوتا۔ لیکن ملک صاحب کی شفقت کی وجہ سے وہ لوگ بڑی محبت سے کام کرتے۔ مخالفت کی کمی یہاں بھی نہیں تھی۔ ملک صاحب نے کاروبار سے ہمیشہ خدمت خلق کمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے آپکو کبھی کوئی کمی نہیں آنے دی۔

جماعتی خدمات

کراچی کے حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں مکرم ملک صاحب کے مکرم عطاء الرحمان طاہر صاحب (ابن حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری) جواب بھی اللہ کے فضل سے وہاں کے صدر حلقہ ہیں۔ کے ساتھ بھائیوں جیسے تعلقات ہوگئے۔ آخری وقت تک ان کے ساتھ ملک صاحب کا محبت بھرا رشتہ دوستی واخوت قائم رہا۔ ملک صاحب کو وہاں لمبا عرصہ جنرل سیکرٹری حلقہ۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ سیکرٹری وقف جدید۔ سیکرٹری مال۔ رکن تعمیر بیت کمیٹی اور انصار اللہ کے عہدوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ جماعتی چندوں میں اضافے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے پہلے ٹیلی فون پر احباب کو تلقین کرتے پھر ہر ایک کے گھر پر جاتے۔ محبت سے ملتے اور چندوں کے بارے میں ان سے بات کرتے۔ حلقہ کے ہر فرد سے آپ کا محبت کا تعلق تھا۔ آپ احباب کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی نصیحت کرتے۔ خود بفضلہٖ تعالیٰ 1948ء سے موصی تھے۔

بزرگان سلسلہ کی اولادوں سے محبت کی دوسری مثال مکرم ملک صاحب کے حلقہ میں رہنے والے بزرگ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب ابن حضرت مولانا قدرت اللہ سنوری رفیق حضرت مسیح موعود کے ساتھ عقیدت و محبت کا تعلق تھا۔ (مکرم مسعود صاحب اب امریکہ میں رہتے ہیں۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھتے ہیں)

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب سے محبت

بھائی جان مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور سے رشتہ داری سے سوا گہری محبت کا تعلق ہمیشہ رہا۔ ملتان میں ایک مرتبہ ائرپورٹ پر ڈاکٹر صاحب کو الوداع کہنے گئے تو دیکھا کہ ائرپورٹ سیکیورٹی والے نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نہ پہچانتے ہوئے ان کے سامان کو چیک کیا اور ایک مولوی صاحب کو بغیر چیک کئے جانے دیا۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تو تھے ہی ایک عاجزانہ فطرت کے مالک۔ انہوں نے اس بات پر کوئی برا نہ منایا۔ (یاد رہے کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اس وقت صدر پاکستان کے سائنسی مشیر بھی تھے دیگر رتبوں کے علاوہ)۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب کے لئے یہ منظر ناقابل برداشت تھا۔ جہاز کے پرواز کر جانے کے بعد آپ نے سیکیورٹی انچارج سے ملاقات کی اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اس پر متعلقہ حکام نے دلی معذرت کا اظہار کیا کہ ہم واقعی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نہ پہچان سکے۔ ہم معذرت کرتے ہیں۔

کراچی میں بھی محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ائرپورٹ پر خوش آمدید کرنے جاتے۔ سرکاری گیسٹ ہاؤس میں بھی ان کی خدمت کی توفیق پاتے۔ سامان وغیرہ بند کرنے میں مدد کرتے اور پھر ائرپورٹ پر الوداع کرنے ضرور جاتے۔ بعض دفعہ بھائی جان خود ہی منع کر دیتے کہ تکلیف نہ کریں۔ ان کے ڈرائیوروں تک سے بھی محبت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کبھی ڈرائیور بعد میں ملک صاحب سے ملنے اور سلام کرنے آجاتے۔

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت کراچی بھی مکرم ملک صاحب کے ساتھ بڑی محبت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ اور مکرم ملک صاحب بھی پوری طرح سے اطاعت کا نمونہ دکھاتے۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بیرونی دورے سے واپس تشریف لائے۔ احمدیہ حال کراچی میں حضور کی آمد سے قبل مکرم احمد مختار صاحب نے بعض افراد کو اگلی قطار میں بیٹھنے کے لئے فرمایا۔ انہوں نے مکرم ملک صاحب کو بھی پیچھے سے بلوا کر اگلی صف میں بیٹھنے کے لئے فرمایا۔

مکرم ملک صاحب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچپن میں قادیان میں ہم جماعت تھے۔ اپنی اس خوش قسمتی کا وہ ہمیشہ بڑی محبت اور شکر سے ذکر کرتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ پر ہمیشہ خاص شفقت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپکو بہترین جزا دے۔

حضور انور سے ملاقات کا شرف

1989ء کے سال ہمیں لندن جانے کی توفیق ملی۔ مکرم ملک صاحب بہت خوش تھے۔ جلسہ سے مستفیض ہونے کے بعد اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے گئے۔ فوٹو ہوئی حضور نے بڑی محبت سے مکرم ملک صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اونچا کر کے اپنے سینے کے سامنے رکھا۔ اس گروپ فوٹو کو مکرم ملک صاحب نے گھر میں ہمیشہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کے نزدیک رکھا۔ ہمارا تین ماہ کا ویزا تھا۔ جلسہ میں شرکت کرلی تھی. حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور عزیزان سے ملاقات ہو چکی تھی۔ جلدی ہی ہم واپس آگئے۔ واپسی پر مکرم ملک صاحب کو کچھ جماعتی سامان دیا گیا کہ یہ بھی لے جائیں آپ نے اپنے سامان کا کچھ حصہ وہاں چھوڑ کر جماعتی سامان کو فوقیت دی اور اس کو مطلوبہ جگہ تک پہنچا دیا۔

جلسہ قادیان پر جانے کی سعادت

اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور 1991ء میں ہم جلسہ قادیان میں شریک ہوئے۔ اس جلسے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تھے۔ مکرم ملک صاحب قادیان میں ہر جگہ گئے۔ ان کے والدین کرام کا اپنا گھر محلہ دار الفضل میں ہے۔ اس گھر میں اب ہندو آباد ہیں۔ ملک صاحب بڑی محبت اور شوق سے اپنے گھر میں گئے۔ مکین بڑی عزت سے پیش آئے۔ قادیان میں رہائش اپنے تایا زاد بھائی مکرم ملک صلاح الدین صاحب کے ہاں رکھی تاکہ بیت مبارک جانے کی سعادت ملتی رہے۔

مسکراہٹ اور صبر آپ کا امتیازی نشان تھے۔ غیبت یا کسی کی برائی نہ کرتے کوئی پریشان ہو کر غصہ کرتا تو کہتے ذکر الٰہی کرو۔ درود شریف پڑھو۔ استغفار کرو۔ قرآن کریم کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ الفضل اور دیگر جماعتی رسالے باقاعدگی سے پڑھتے۔ گھر میں آنے والے ہر مہمان سے ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے مہمانوں کو رخصت کرنے ضرور باہر تک جاتے۔ مصافحہ و معانقہ کر کے واپس اندر آتے۔ (ایک عجیب بات یہ ہے کہ وفات کے فوراً بعد آپ کے چہرے پر سے علالت کی تکلیف کے آثار ختم ہو کر ایک واضح مسکراہٹ پھیل گئی۔ تعزیت کرنے والے اکثر افراد یہی کہتے سنے گئے کہ ملک صاحب ہمیشہ ہمیں مسکرا کر ملتے تھے)۔

میری بہنیں آتیں تو ان کی خاطر تواضع کے لئے حسب حال جو کچھ ہوتا۔ پلیٹوں میں رکھ کر مجھے ہلکی سی آواز دیتے کہ لے جائیں۔ میں نے کہا کہ جب میں آتی تو لے جاتی آپ نے کیوں تکلیف کی۔ تو آہستہ سے کہتے کہ میں نے ثواب لیا ہے اب بیٹھ کر ان سے آرام سے باتیں کرو۔

ہمارے بیٹے کو اللہ کے فضل سے کراچی کی طرف سے سندھ کے معاملات میں خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ ملک صاحب کی بیماری کے دوران میں نے ایک دن کہا کہ آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہے یہ آج باہر نہ جائے۔ لیٹے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھے کہا کہ بیٹے کو کبھی خدا کے کاموں سے نہ روکنا۔ یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔ ان کا یہ جذبہ بہت ہی قابل دید تھا۔ اللہ قبول فرمائے۔

علالت

1980ء سے کبھی کبھی آپ کا ہونٹ سوج جاتا تھا۔ خیال ہوتا کہ کسی خاص غذا سے الرجی ہو جاتی ہے۔ لیکن 1994ء میں ہونٹ زیادہ سوجنے لگا۔ بالآخر معلوم ہوا کہ پتہ میں خرابی ہے جگر کی نالی اور لبلبہ کے منہ کے پاس ٹیومر ہے۔ 1995ء میں پتہ کا آپریشن ہوا۔ پھر کچھ پیچیدگیاں بھی ہوئیں پھر صحت اچھی ہوگئی۔ 1999ء کے وسط میں بخار ہونے لگا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ جگر کی نالی میں ٹیومر ہے اور علاج ممکن نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم خاص دعاؤں سے نوازا نسخہ جات بھی بھجوائے۔ حضور کے نسخہ جات کی روشنی میں کراچی کے مخلص ہومیو ڈاکٹر قطب صاحب ملک صاحب کو دیکھ کر دوائی دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

مکرم ملک صاحب نے جس طرح زندگی کا آغاز صبر عظیم سے کیا۔ اسی طرح آخری سال بیماری کا مقابلہ صبر جمیل سے کیا۔ ڈاکٹروں سے بیماری کے بارے میں تفصیلی بات کرتے بعض اوقات ڈاکٹروں کو گائیڈ کرتے۔ غذائی پرہیز اور ہومیوپیتھک دوائی بڑی باقاعدگی سے لیتے۔ عیادت کرنے کے لئے آنے والے احساس ہی نہیں کر سکتے تھے کہ ملک صاحب کتنے علیل تھے۔

تمام عزیزان واقارب نے مسلسل ذاتی طور پر اور بذریعہ فون و ڈاک مکرم ملک صاحب سے رابطہ رکھا۔ ہر ممکن خدمت کی۔ مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ذاتی طور پر کئی مرتبہ مکرم ملک صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ ربوہ کے تمام بزرگان کرام نے بھی دعاؤں سے نوازا۔

وفات

حسن اتفاق دیکھیں کہ 9۔ ستمبر 2000ء کی شام بوقت مغرب مکرم ملک صاحب اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوئے اور 10۔ ستمبر بروز اتوار ضلع کراچی کا انصار اللہ کا اجتماع تھا۔ مرکز سے بزرگان سلسلہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کی بیت النصر میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ازراہ کرم مکرم ملک صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تمام احباب اور اہلیان حلقہ سوسائٹی نے اپنے بزرگ بھائی کے لئے گہرے جذبات کا اظہار فرمایا۔ پھر ہم ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ لاہور ائرپورٹ پر رشتہ داروں کی ایک کثیر تعداد نے جنازہ پڑھا۔ بعد ازاں ربوہ میں عشاء کی نماز کے بعد ازراہ کرم مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

اہل ربوہ نے تدفین کے تمام مراحل میں بے پناہ خلوص کا مظاہرہ کیا جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تعزیتی خط میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ سب کو صبر جمیل بخشے اور ان کی نیکیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

کائنات کی غیر معمولی وسعت

خدا تعالیٰ کا تخلیق کردہ یہ کارخانہ قدرت اس قدر وسیع و عریض ہے کہ انسانی عقل کسی بھی طور پر اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ہماری زمین جو ہمیں اتنی بڑی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے دنیا جہان کی تمام چیزیں اس میں سمائی ہوئی ہوں۔ رقبہ کے لحاظ سے ملکوں کا باہمی فاصلہ ہزاروں میلوں تک ہے۔ سمندروں کی گہرائی اور پہاڑوں کی اونچائی میلوں میں ہے اور ایک ایک سمندر کی چوڑائی ہزاروں میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ پہاڑوں پر جمی ہوئی برف کے گلیشیرز سینکڑوں میل کے رقبہ کے سائز کے ہیں۔ گلیشیر سے ٹوٹ کر علیحدہ ہو جانے والا چھوٹا سا ٹکڑا جب سمندر میں پھسل کر اتر جاتا ہے تو اس سے ٹکرا جانے والا دنیا کا بڑے سے بڑا بحری جہاز دیکھتے ہی دیکھتے سمندر کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ زمین کے گولے کا قطر 8 ہزار میل ہے۔ اور اس کے اندر اس قدر حرارت چھپی ہوئی ہے کہ معدنیات اور پتھر تک پگھلی ہوئی شکل میں ہیں اور جب کوئی آتش فشاں پہاڑ یکدم پھٹ جاتا ہے تو اس سے نکلنے والا لاوا اور پیدا ہونے والا زلزلہ پورے کے پورے شہروں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے الغرض یہ کرہ زمین اپنی ذات میں بے پناہ وسعت لئے ہوئے ہے۔

زرد بونا

لیکن یہ زمین سورج کے گرد گردش کرنے والے نو سیاروں میں سے ایک ہے اور وہ بھی چھوٹے ترین سیاروں میں۔ انہی نو سیاروں میں سے بعض اس سے سینکڑوں گنا بڑے ہیں۔ اگر زمین کا سورج سے فاصلہ نو کروڑ میل ہے تو دیگر بعض سیارے سورج سے اربوں میل کے فاصلہ پر ہیں اور بعض کا درجہ حرارت زمین کے درجہ حرارت سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔ تو اس طرح جو سورج اربوں میل کے دائرے میں پھیلے ہوئے ان نو سیاروں کو جو اس کے گرد گھومنے والے اور اسی سے حرارت اور روشنی لینے والے طفیلی سیارے ہیں ساتھ لے کر چل رہا ہے وہ خود کتنا بڑا ہوگا! سائز کے اعتبار سے اتنا بڑا ہے کہ ہزاروں ہماری جیسی زمینیں اس میں سما جائیں۔ ہماری زمین کے مرکز کے دس ہزار سنٹی گریڈ درجہ حرارت کے مقابلہ میں سورج کے مرکز کا درجہ حرارت ایک کروڑ درجہ سنٹی گریڈ ہے (محض سو درجہ سنٹی گریڈ پر پانی کھولنے لگتا ہے۔ چولہے اور تنور کا اندرونی درجہ حرارت چار سو سنٹی گریڈ ہوتا ہے اور سٹیل مل جہاں فولاد بھی پانی کی شکل میں پگھلا ہوا ہوتا ہے کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت سولہ سو سنٹی گریڈ ہوتا ہے) تو ہمارا سورج ایک کروڑ درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت اور توانائی کا حامل اتنے بڑے سائز کا کس قدر عظیم ہونا چاہئے؟ لیکن نہیں۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات کی عظمت کے اندر اس سورج کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہے۔ جس طرح ہماری زمین اور دیگر آٹھ عدد سیارے جن میں سے بعض کے گرد ہماری زمین کے گرد گھومنے والے چاند کی طرح کے 23 چاند تک گھوم رہے ہیں۔ سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں اسی طرح ہمارا سورج اپنی اس فیملی کو ساتھ لئے اپنے سے کسی بڑے سورج کے گرد گردش کر رہا ہے اور اس سورج کا فاصلہ ہمارے سورج سے اربوں کھربوں میلوں میں ناپا نہیں جا سکتا اس کے لئے ہمیں نوری سال کا پیمانہ استعمال کرنا پڑتا ہے روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو میل فی سیکنڈ کے حساب سے سفر کرتی ہے اس عدد کو 60 سے ضرب دیں تو منٹ کا فاصلہ پھر دوبارہ 60 سے ضرب دیں تو گھنٹہ کا فاصلہ۔ اس حاصل ضرب کو آگے 24 سے ضرب دیں تو ایک دن کا فاصلہ اور آگے 365 سے ضرب دیں تو جو جواب آئے گا روشنی ایک سال میں اتنے میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ اس فاصلہ کے لئے ہماری گنتی میں کوئی لفظ موجود نہیں ہے یعنی ہماری گنتی اس رقم تک پہنچنے سے بہت پہلے ختم ہو جاتی ہے لہٰذا ہم ایسے فاصلوں کے لئے نوری سال کا پیمانہ استعمال کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ وہ سورج جس کے گرد ہمارا سورج مع اپنی فیملی کے گھوم رہا ہے وہ ہمارے سورج سے اتنے سو یا اتنے ہزار نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کائنات کا ایک اٹل قانون قدرت ہے کہ کوئی چیز بھی ساکن نہیں ہے۔ دنیا کی ہر چیز اینٹ۔ پتھر۔ لوہا وغیرہ جو ہمیں ساکن پڑی ہوئی نظر آتی ہے جن ذرات یعنی Atoms کا مجموعہ ہے ان ذرات کے اندر مرکز میں موجود چھوٹے چھوٹے جنہیں نیوٹران' پروٹان اور الیکٹران کہا جاتا ہے تیزی سے مسلسل گردش کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کائنات میں موجود ہر چیز اپنے سے قریب کسی بڑی چیز کے گرد گردش کر رہی ہے۔ زمین اور اس جیسے سیاروں کے چاند ان سیاروں کے گرد گھومتے ہیں۔ سیارے کسی سورج کے گرد گھومتے ہیں اور سورج ان تمام سیاروں کو ساتھ لے کر جسے نظام شمسی کہا جاتا ہے اپنے سے بڑے کسی نزدیک ترین سورج کے گرد گھوم رہا ہے جو سینکڑوں نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہوگا۔ تو اگر ہمارے سورج کی جسامت اور درجہ حرارت یا توانائی کا یہ حال ہے جو اوپر آپ پڑھ چکے ہیں تو اس بڑے سورج کی جسامت اور توانائی کیا ہوگی؟ اور ابھی یہیں پر بس نہیں ہے۔ وہ دوسرا سورج ہمارے سورج کو ساتھ لے کر بڑی فیملی بناتے ہوئے آگے اپنے سے کسی بڑے سورج کے گرد گھوم رہا ہے اور وہ آگے اور بڑے سورج کے گرد۔ اور یوں کئی سورج مل کر ایک کہکشاں بناتے ہیں۔ اس طرح نسبتاً قریب کے دائرے میں واقع تمام سورج (یہ دائرہ کھربوں نوری سال کا ہوگا) ایک کہکشاں کی فیملی بناتے ہیں اور یہ پوری کہکشاں آگے اپنے سے بڑی کسی کہکشاں کے گرد گردش کر رہی ہے اور وہ چھوٹی کہکشاں کو ساتھ لئے آگے اپنے سے بڑی کہکشاں کے گرد اور وہ بڑی کہکشاں آگے دور بڑی کہکشاں کے گرد۔ اور یوں یہ ایک اور متناہی سلسلہ ہے جس کے باہمی فاصلوں اور ان کی تعداد کا گنتی میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور یوں خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اپنی نگاہ کو کائنات کی وسعتوں میں گھماؤ تو وہ تھکی ماندی واپس لوٹ آئے گی اور خدا تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔ حرف بحرف ہمارے سامنے پورا ہوتا نظر آتا ہے۔ ان بڑے سے بڑے ہوتے ہوئے سورجوں کا رقبہ ہمارے سورج کے مقابلہ میں اس قدر بڑا ہے کہ ہمارا سورج ان کے سامنے حقیر سا بونا دکھائی دیتا ہے۔ اور ان بڑے سورجوں کی حرارت اور توانائی اس قدر زیادہ ہے کہ اگر وہ سفید رنگ اختیار کئے ہوئے ہیں تو حرارت کی کمی کے باعث ہمارا سورج ان کے مقابل پر زرد رنگ کا ہے۔ کم حرارت پر دھات زرد رنگ۔ پھر زیادہ حرارت پر سرخ رنگ اور سب سے زیادہ حرارت سفید رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ تو ہمارا سورج جسامت اور توانائی کے اعتبار سے اس کائنات میں "زرد بونا" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے! جس طرح ایک لکھ پتی آدمی کی اپنی ایک حیثیت ہوتی ہے لیکن کروڑ پتی آدمی کے سامنے وہ حقیر دکھائی دیتا ہے اور کروڑ پتی آدمی آگے ارب پتی کے مقابل پر حقیر نظر آتا ہے۔ یہی حال ہمارے سورج کا دیگر سورجوں کے مقابل پر ہے۔ اسی طرح اگر بڑے سورجوں اور کہکشاؤں کی جسامت ہزاروں لاکھوں نوری سال میں ہے تو ان کے باہمی فاصلے کروڑوں اور اربوں نوری سال کے ہیں اندازہ لگایا ہے کہ اگر ایک وسیع و عریض سمندر میں دو الگ الگ کناروں پر ایک ایک بحری جہاز تیر رہا ہو تو جس قدر جہازوں کی جسامت کا موازنہ ان کے درمیان فاصلہ کے ساتھ ہوگا اسی قسم کا موازنہ سورجوں اور کہکشاؤں کی جسامت کا باہمی طور پر بھی اور ان کے درمیان موجود فاصلوں کا بھی ہے۔

تخلیق کائنات کی حد کوئی نہیں

متذکرہ بالا سورجوں' سیاروں' چاندوں اور اس کے ساتھ ایک سورج کی فیملی کا دوسرے سورج کی فیملی کے ساتھ تعلق اسی قدر ان گنت اجرام فلکی کو جنم دیتا ہے کہ سائنسدانوں کے مطابق اگر تمام دنیا کے سمندروں کے کناروں پر موجود ریت کے ذرات کی گنتی کی جائے تو اس گنتی کے برابر ان اجرام فلکی کی گنتی ہوگی۔ یا شاید اس سے زیادہ! بایں ہمہ ان اجرام فلکی کے درمیان موجود لامتناہی فاصلوں کو خدا تعالیٰ نے یونہی فالتو نہیں رکھ چھوڑا۔ ان میں مسلسل نئے سورج۔ سیارے اور ان کے باہمی ملاپ سے نئی کہکشائیں جنم لیتی جا رہی ہیں۔ گویا یہ کائنات ہر لحظہ پھیلتی اور وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے اربوں سال کے بعد جب کسی ایک سورج کی توانائی کم ہوتے ہوتے اس کا باہر سے اندر کی طرف کا وہ دباؤ جو اندرونی گیسوں اور حرارت کے باہر کی طرف کے دباؤ کو متوازن کئے ہوئے ہے کم پڑ جاتا ہے۔ تو اندرونی دباؤ کی وجہ سے سورج کسی ایسے غبارے کی طرح جس میں ہوا بھری جا رہی ہے باہر کی طرف پھولنے لگتا ہے اور اس کی توانائی کم ہو جانے کی وجہ سے اس کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے اس سورج کو سرخ دیو Red Giant کا نام دیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اس کی حرارت بہت ماند پڑ جاتی ہے لیکن سائز کئی گنا بڑا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے نسبتاً قریب کے سیاروں کو نگل لیتا ہے۔ بالآخر پھولتے پھولتے وہ وقت آ جاتا ہے جب یہ کسی غبارے کی طرح پھٹ جاتا ہے اور اس کے ٹکڑے بادلوں جیسے غبار کی صورت میں خلا میں بکھر جاتے ہیں۔ یہ سورج کی موت ہے۔ لیکن مکمل موت نہیں۔ اندرونی مرکز میں ابھی توانائی باقی موجود ہونے کی وجہ سے یہ سفید بونا بن جاتا ہے یعنی پہلے کے سائز سے بہت چھوٹا لیکن توانائی سے بھرپور۔ توانائی کے اخراج کا عمل جاری رہتا ہے اور یوں اندرونی دباؤ بالکل ختم ہو جانے کی وجہ سے باہر سے اندر کا دباؤ جو کائنات میں موجود اجرام فلکی کی بے تحاشا کشش کا نتیجہ ہے اس کو دبا کر چھوٹا کرتا جاتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لاکھوں میل قطر کا یہ سورج چند میل قطر کا رہ جاتا ہے لیکن جسامت میں اس قدر زبردست کمی ہو جانے کی وجہ سے اس کے ذرات باہم اتنی شدت سے پیوست ہو جاتے ہیں جس کا اندازہ ہم زمین پر بیٹھ کر کر ہی نہیں سکتے اور یوں اس کی کشش ثقل میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر اس وقت اس کا ایک انچ مکعب کا ٹکڑا زمین پر لا کر اس کا وزن کیا جائے تو وہ ہزاروں ٹن ہوگا! اس کی کثافت میں اس قدر زبردست اضافہ کی وجہ سے اس کی اندرونی روشنی بھی باہر نہیں آ سکتی اور یہ اپنی جگہ پر موجود ہونے کے باعث نظر نہیں آتا۔ اس وقت

اس کا نام بلیک ہول Black Hole ہو جاتا ہے اور یہ گویا موت کا کنواں بن جاتا ہے۔ اپنی بے پناہ کشش کی وجہ سے اپنے سے قریب سے گزرنے والی ہر چیز کو اپنے اندر نگل لیتا ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹے سورج اور سیاروں کو بھی!

نئے نظام شمسی کی تخلیق

سورج کے پھٹنے کے نتیجہ میں جو مواد خلا میں پھیل گیا تھا اس قسم کا بے اندازہ مواد خلا میں تیرتا پھرتا موجود ہے جو اربوں میل کے رقبہ میں کہیں کم اور کہیں زیادہ گہرے ٹکڑوں کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ دوسرے بڑے سورجوں اور کہکشاؤں کی زبردست کشش جب کسی ایک نسبتاً گہرے حصہ پر مرتکز ہوتی ہے تو وہ زبردست دباؤ کے تحت وہاں سکڑنے لگتا ہے اور اس کی توانائی کا ایک مرکز بن جاتا ہے جو بڑا ہوتے ہوتے بالآخر سورج کا روپ دھار لیتا ہے۔ یہ مواد جو خلا میں تیرتا پھرتا ہے نیبیولا Nebula کہلاتا ہے اس سے جنم لینے والا ٹکڑا توانائی کی شدت اور بڑے سائز کی وجہ سے سورج کا روپ دھار لیتا ہے تو چھوٹے چھوٹے کم توانائی کے ٹکڑے مجتمع ہو کر اس کے گرد گھومنے لگتے ہیں اور یوں ایک نیا نظام شمسی معرض وجود میں آجاتا ہے۔ یعنی وہ نیبیولا جو کسی سورج کے پھٹ کر ختم ہو جانے کے بعد اس کا گرد و غبار ہے وہی نئے سورج پیدا کرنے کا منبع بھی ہے۔ ان ستاروں، سیاروں اور نیبیولا کے علاوہ بھی خلا میں روشنی اور توانائی کے دیگر مراکز موجود ہیں بہت زیادہ دور ہونے کی وجہ سے ہم ابھی تک ان کی کنہ کو جان نہیں پائے ہیں۔ ان میں کواسر Quasar اور پلسر Pulsar خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

دوربین اور خوردبین

خلا میں اربوں میل کے فاصلہ پر پائے جانے والے اجرام فلکی کا مشاہدہ عام شیشے کے عدسوں سے بنی ہوئی دوربین سے نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ بہت بڑے جہازی سائز کی دوربینوں سے بھی بہت کچھ علم میں اضافہ ہوا لیکن بہت زیادہ فاصلہ کی ریسرچ کے لئے ریڈیو دوربین استعمال کی جاتی ہے جو ریڈیائی لہریں خلا میں روانہ کرتی ہے اور وہ کھربوں میل کے فاصلہ پر موجود اجرام فلکی سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں۔ تو ان کی جسامت، شکل وصورت اور توانائی کی لہروں کے بارے میں معلومات مہیا کرتی ہیں اور جو ستارے عام دوربین کی زیادہ سے زیادہ طاقتور قسم سے بھی نہیں دیکھے جاسکتے ان کی واضح تصویر اور خدوخال سکرین پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کائنات میں موجود اجرام فلکی کے بارے میں متذکرہ بالا معلومات اسی ریڈیو دوربین کی مرہون منت ہیں۔ اس دوربین سے دوسرے اجرام کو پیغامات بھی بھیجے اور وصول کئے جاسکتے ہیں اوپر ذکر ہوا تھا کہ کائنات کی ہر چیز جن ذرات سے مل کر بنی ہے اس چھوٹے سے چھوٹے ذرے کو ایٹم Atom کہا جاتا ہے یہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ طاقتور سے طاقتور شیشہ کی خوردبین بھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔ شیشہ کی دوربین زیادہ سے زیادہ کسی چیز کو دو ہزار گنا بڑا کر کے دکھا سکتی ہے اور بس۔ اس طرح جراثیم جو ننگی آنکھ سے نظر نہیں آتے وہ تو دیکھے جاسکتے ہیں لیکن جراثیم تو خود ان گنت ایٹموں کا مجموعہ ہیں یعنی ایٹم ان سے ہزاروں گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے لئے الیکٹران (Electron) خوردبین استعمال ہوتی ہے جس میں الیکٹران کی شعاع ایٹم پر مرکوز کی جاتی ہے تو اس کی شکل پوری وضاحت کے ساتھ سکرین پر نمودار ہو جاتی ہے۔ لیکن ایٹم کے اندر کی دنیا جس میں نیوٹران اور پروٹان آپس میں گچھوں کی صورت میں ہر مختلف چیز کے اپنے مخصوص تناسب کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور الیکٹران ان کے باہر تیزی سے گردش کر رہے ہیں یہ الیکٹران خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتی۔ اس کے لئے لیزر Laser خوردبین استعمال کی جاتی ہے جو اس اندرونی کیفیت کو سکرین پر دکھا دیتی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت لندن میں مکرم ملک صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب 7۔ اکتوبر 2000ء کو پڑھائی۔ الحمد للہ

آسمانی بشارت

خلافت رابعہ کے آغاز میں مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے "الفضل" کے لئے خلافت احمدیہ کے بارے میں ایک بشارت بھجوائی تھی جو الفضل ۔6۔ نومبر 1982ء ۔ صفحہ 3 پر بعنوی رجال ..... کے سلسلے میں آسمانی بشارت نمبر 45 کے تحت چھپی ہے۔ احباب کرام کے ازدیاد ایمان کے لئے پیش کرتی ہوں:۔

"1960-61ء کی ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں گولبازار کے ساتھ ریلوے کراسنگ کے قریب ایک عمارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میرے لئے ایک وسیع دعوت کا بندوبست فرمایا ہے۔ میں حضور کے سامنے بیٹھا ہوں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ حضور کے بالکل ساتھ اور حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ ان کے بعد بیٹھے ہیں ان کے بعد دو چھوٹے چھوٹے لڑکے دو رویہ قطاروں میں بیٹھے ہیں۔ یہ چھوٹے بچے کھانے کی ٹرے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پیش کرتے ہیں وہ یہ ٹرے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کو پیش کرتے ہیں اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہمارے آگے رکھتے ہیں۔

اس خواب کے دیکھنے کے بعد میں نے ملتان میں میڈیکل سٹور کھولا اور سوچا کہ شاید یہ خواب اس دکان کے بابرکت ہونے کے بارہ میں ہے۔ لیکن جب 1965ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث بن گئے تو میں سمجھا کہ وہ قطار جو میں نے دیکھی تھی وہ دراصل خلفاء احمدیت کی تھی"۔

(بشیر احمد۔ جنرل سیکرٹری حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم۔ تمام مرحومین کرام اور ہم سب کو ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے بارے میں قرآن کریم کی سورۃ الفجر کی آخری آیات میں فرمایا گیا ہے۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے)

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

(الفجر 28-31)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33120 میں زاہد الحق ملک ولد نصیر الحق ملک پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال پارک شیخوپورہ حال ساؤتھ افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-3-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/Rands 1900 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زاہد الحق ملک شیخوپورہ حال ساؤتھ افریقہ گواہ شد نمبر 1 عبد العلیم خان ساؤتھ افریقہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد ساؤتھ افریقہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33121 میں نبیل منیر ولد منیر احمد شیخ پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھ افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-3-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/US $ 1320 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نبیل منیر ساؤتھ افریقہ گواہ شد نمبر 1 رشید یحییٰ وصیت نمبر 21165 گواہ شد نمبر 2 Hammad Asim ساؤتھ افریقہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33122 میں نصرت جہاں زوجہ اظہر احمد نظام قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-2-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی ۔/30000 روپے۔ حق مہر ذمہ خاوند ۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں لالہ زار واہ کینٹ ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 اظہر احمد نظام خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 اصغر علی مربی سلسلہ واہ کینٹ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

☆ مکرم قریشی محمود الحسن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا گزشتہ دنوں دوبارہ گر گئے تھے۔ بیماری کی تشخیص کے لئے لاہور لے جایا گیا۔ وہاں جنرل ہسپتال میں ان کا C.T.Scan ہوا تو معلوم ہوا دماغ میں کلاٹ جم گیا ہے۔ چنانچہ مورخہ 31-1-2001ء کو جنرل ہسپتال لاہور میں ان کا آپریشن ہو گیا ہے۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے مکرم قریشی صاحب احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت سے نوازے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

☆ مکرم محمد سرور صاحب کارکن دفتر اشاعت شعبہ سمعی بصری ایم ٹی اے کے والد مکرم فضل دین صاحب طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب مانگٹ آف اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد گردوں میں شدید انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ساتھ ہی دوروں کی تکلیف بھی ظاہر ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔

☆ محترم طاہر احمد جھنگل صاحب ولد مکرم چوہدری فتح علی صاحب جھنگل آف چک نمبر 55ر ج۔ب برج ضلع فیصل آباد حال دارالفتوح ربوہ کو مورخہ 31-1-2001 بروز بدھ دل کا حملہ ہوا ہے۔ I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں کامل شفاء یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم رانا منظور احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالوہاب منگلا صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو مورخہ 22 جنوری 2001ء بروز سوموار ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "نعمان وہاب" تجویز کیا گیا ہے۔

عزیز نومولود مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم عبدالرشید منگلا صاحب سیکرٹری مال حلقہ دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند۔ باعمر اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم سید سجاد احمد صاحب 2/15 دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں میرے بھانجے عزیزم نصراللہ خان صاحب ابن مکرم حبیب اللہ خان صاحب مرحوم بعمر پچاس سال مورخہ 12 جنوری 2001ء کو جرمنی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مخلص جان نثار اور فدائی محافظ خاص حضرت خان میر خان صاحب افغان مرحوم کے پوتے اور مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کے بھتیجے تھے۔ مورخہ 22 جنوری کو جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر بیت مہدی میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام ربوہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اور نہایت نیک اور سعادت مند تھا۔ دو بیٹیاں شادی شدہ اور دو بیٹے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے اس کی اولاد اور پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور اس کی غمزدہ ضعیف العمر والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اس صبر آزما سانحہ پر احباب وخواتین ربوہ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود کے اکثر افراد نے اظہار تعزیت کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم سب مرحوم کے عزیزان و لواحقین ان سب ہمدرد و مخلص افراد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ مکرم ملک عبدالعظیم صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں مورخہ 23-1-2001ء بروز منگل اسلام آباد میں بعمر 92 سال وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ 6 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 2-فروری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 7 زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 3 فروری - غروب آفتاب: 5.46

☆ اتوار 4 فروری - طلوع فجر: 5-34

☆ اتوار 4 فروری - طلوع آفتاب: 6.58

14-اگست کے بعد اختیارات صوبائی وزیر بلدیات ودیہی ترقی بریگیڈیئر (ر) حامد سعید اختر نے کہا ہے کہ کونسلروں کو اختیارات 14-اگست کے بعد ملیں گے۔ بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے میں کامیاب ہونے والے ممبران کو جلد پرائس کنٹرول کمیٹیوں اور تھانہ کی سطح پر قائم کمیٹیوں میں نمائندگی دی جائے گی۔ منتخب کونسلروں کو ڈویلپمنٹ کمیٹیوں کی مانیٹرنگ کا اختیار دیا جارہا ہے۔ چیف ایگزیکٹو اسی ماہ نو منتخب کونسلروں سے خطاب کریں گے۔ اسمبلیوں کا الیکشن لڑنے کے لئے کونسلروں کو مستعفی ہونا پڑے گا۔

سزائے موت برقرار سپریم کورٹ کے خصوصی بنچ نے خانہ فرہنگ لاہور کے ڈائریکٹر صادق گنجی کے قتل کیس میں سزائے موت پانے والے ملزم حق نواز کی طرف سے دائر دوسری نظرثانی کی اپیل مسترد کرتے ہوئے موت کی سزا بحال رکھی ہے۔ ملزم کو کسی وقت بھی پھانسی دی جاسکتی ہے۔

4 بم اور 2 راکٹ لانچر برآمد چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی راولپنڈی روانگی کے راستے میں چھپائے گئے 4 ہینڈ گرینیڈز اور 2 راکٹ لانچرز برآمد کر لئے گئے۔ گشت کے دوران 2 پولیس اہلکاروں کو یاسمین گارڈن کی جھاڑیوں میں خطرناک ہتھیاروں کی موجودگی کا شک گزرا۔ اطلاع پر پولیس پارٹی پہنچ گئی۔

گرفتار سیاست دانوں کی موجیں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس فلک شیر نے کہا ہے کہ جب کوئی سیاست دان گرفتار ہوتا ہے تو اسے میڈیکل ٹیسٹوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں سرد کمرے میسر کئے جاتے ہیں۔ نیب آرڈیننس آتے ہی سیاست دان اور صنعتکار بیمار پڑ گئے ہیں۔

سزائے موت پانے والے قیدی لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل رمدے نے سزائے موت پانے والے چھ قیدیوں کی نواز شریف کی طرح رہائی اور جلاوطنی کے لئے ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ کی رٹ درخواست مسترد کرتے ہوئے گزار کو باور کرایا کہ عدالت حکومت کو اس امر کی ہدایت نہیں کر سکتی کہ وہ فوجداری مقدمات میں سزا پانے والے قیدیوں کو رہا کر کے بیرون ملک بھجوا دے۔ اس قسم کی دادرسی چاہتے ہیں تو نواز شریف سے کہیں کہ وہ واپس آ کر ان قیدیوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔

انکوائری کمیشن صوبائی حکومت سرحد نے انگریزی اخبار فرنٹیئر پوسٹ میں دل آزار اور گستاخانہ خط کی اشاعت کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے پشاور ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل کمیشن قائم کر دیا ہے۔ جو سات روز میں رپورٹ پیش کرے گا۔ حکومت کے اس اعلان کے بعد مذہبی جماعتوں اور تاجر تنظیموں پر مشتمل اتحاد نے فرنٹیئر پوسٹ کے خلاف جمعہ کی ہڑتال کی کال واپس لینے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔

تیسرا پاکستانی امدادی طیارہ پاک فضائیہ کا طیارہ بھارت کے زلزلہ زدگان کے لئے 200 خیموں اور 2500 کمبلوں پر مشتمل امدادی سامان کی تیسری کھیپ لے کر احمد آباد بھارت پہنچ گیا ہے ایک ہفتہ گزرنے پر بھی کچھ لوگ ملبے سے زندہ نکل رہے ہیں۔ زلزلے سے گجرات کے شاہی محل سمیت تاریخی ورثہ بھی تباہ ہو گیا ہے۔

62 ہزار قیدی رہا ہوئے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب بریگیڈیئر توقیر قمر نے کہا ہے کہ گزشتہ ایک سال میں 62 ہزار تین سو قیدیوں کو رہا کیا جا چکا ہے۔ یہ قیدی معمولی جرائم میں ملوث تھے۔ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا جیلوں میں 17 ہزار گنجائش کے مقابلے میں جیلوں میں 46 ہزار قیدی ہیں۔

موسم بدل رہا ہے

اس لئے نماز فجر کے بعد ایک خوراک شربت صدر کی پی لینے سے آپ نزلہ زکام کھانسی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سردیوں میں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نزلہ زکام کھانسی سے بچانے کے لئے روزانہ شربت صدر استعمال کرائیں

چھوٹی شیشی -/15 روپے بڑی -/60 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

فون 04524-212434 فیکس 213966

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

لندن اور واشنگٹن میں پاکستانیوں کے خلاف کارروائی

-ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے لندن اور واشنگٹن میں پاکستانی سفارتخانوں کی طرف سے دفاعی معاہدے مکمل ہونے کے باوجود چار کروڑ اکتالیس لاکھ چون ہزار روپے کی رقم حکومت کو واپس نہ کرنے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ذمہ داروں کے تعین اور ان کے خلاف انضباطی کارروائی کی ہدایت کی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس ایچ یو بیگ کی صدارت میں ہوا جس میں واضح کیا گیا کہ مالی سال کے اختتام پر رقوم واپس نہ کرنا آئین اور قواعد و ضوابط کے منافی ہے۔

مداخلت نہیں کر رہے

واشنگٹن میں پاکستان کے ناظم الامور ضمیر اکرم نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کر رہا اور افغانستان میں امن کا قیام دونوں ملکوں کے لئے اچھا ہے۔ ضمیر اکرم نے وی او جی کو بتایا کہ خانہ جنگی میں پاکستان کسی خاص گروپ کی حمایت نہیں کر رہا بلکہ وہ افغان عوام کی حمایت کرتا ہے۔

اب بھی فلپائن کا صدر ہوں

-فلپائن کے سابق صدر جوزف ایسٹراڈا نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ تا حال صدر ہیں۔ یہ بات انہوں نے دارالحکومت منیلا میں اپنی سیاسی جماعت کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ وہ 20 جنوری کے بعد پہلی مرتبہ عوام کے سامنے آئے ہیں۔

تنزانیہ میں پولیس کی فائرنگ سے 280 ہلاک

تنزانیہ میں پولیس اور اپوزیشن پارٹی کے کارکنوں کے درمیان جھڑپوں میں 280-افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ تنزانیہ کی اپوزیشن پارٹی (سی یو ایف) کے ایک ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بحر ہند کے جزیرے زین زیبار میں پولیس اور سی یو ایف کے کارکنوں کے درمیان جھڑپیں شدت اختیار کر گئی ہیں۔ متعدد پولیس اہلکار بھی مارے گئے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں قیام امن

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا عمل تیز کرنے کے لئے فلسطینی صدر یاسر عرفات اور اسرائیلی نگران وزیر اعظم ایہود بارک کے درمیان کی کوششیں پھر سے تیز کر دی گئی ہیں۔

جرمنی کے 59 فوجی اڈے بند

جرمنی نے اپنے دفاعی اخراجات میں کمی لانے کے لئے 59 فوجی اڈے بند کر دیئے۔ وزیر دفاع روڈلف سکارپین نے کہا ہے کہ ملک میں دفاعی اخراجات کے بارے میں کمی کے فیصلے کے بعد اور ملک کی مسلح افواج کو جدید طریقوں پر استوار کرنے کے لئے 59 فوجی اڈوں کو بند کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ان میں سے 39 اڈوں کو بڑا کیا جائے گا جبکہ 20 اڈوں کو چھوٹی سطح پر منتقل کیا جائے کہ مسلح افواج کو دور حاضر میں ہونے والی تبدیلیوں کے باعث جدید سہولیات فراہم کی جا سکیں انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے دفاعی بجٹ میں اضافہ کو کم کرنے کے ساتھ فوجیوں کو جدید سامان کی فراہمی یقینی ہو جائے گی۔

امریکی طیاروں کی عراق پر بمباری

عراق پر امریکہ اور برطانیہ کے جنگی ہوائی جہازوں کی بمباری سے 7 شہری زخمی ہو گئے عراق کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق شہریوں اور شہری تنصیبات پر شدید بمباری کی گئی ہے شہری تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا فوجی ترجمان کے مطابق جہازوں نے سعودی عرب اور کویت کے ہوائی اڈوں سے پرواز کے بعد جنوبی عراق کے صوبوں بصرہ، ذھی کیور، قدیسیا، کربلا، نجف اور واست کے متعدد علاقوں پر پرواز کی بعد ازاں عراق کے ائر ڈیفنس یونٹ نے جوابی حملے کئے جس کے بعد یہ طیارے واپس کویت اور سعودی عرب کے ہوائی اڈوں کی طرف لوٹ گئے۔

پرتگال میں سیلاب

پرتگال میں طوفانی بارشوں اور سیلاب کے باعث 6-افراد ہلاک اور سینکڑوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے حکام کے مطابق سیلاب کے باعث بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی اور بیشتر علاقے زیر آب آ گئے ہیں۔ سب سے زیادہ تباہی وسطی اور شمالی پرتگال کے علاقوں میں ہوئی ہے۔

امن سمجھوتہ ہوا تو......

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ ممکنہ امن سمجھوتے کی صورت میں وہ غربی اردن میں بعض یہودی بستیاں رہنے دیں گے۔ امریکی خبر رساں ادارے اے پی کے مطابق یاسر عرفات نے کہا کہ امن سمجھوتے کی صورت میں وہ بعض آبادکاروں کو مغربی کنارے میں رہنے کی اجازت دے دیں گے۔

تعطیل

☆ سوموار 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر کی قومی تعطیل کی وجہ سے دفتر الفضل بند رہے گا۔ اس لئے اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ احباب اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

ناصر پیکجز انٹرنیشنل
کیروگیٹڈ کارٹن بنانے والے
عقب اتفاق فونڈری نزد اتفاق گرڈ اسٹیشن
کوٹ لکھپت لاہور۔ فون نمبر 5823545-6

مکان برائے فوری فروخت
ایک عدد مکان برقبہ ساڑھے پانچ مرلہ، دو بیڈ روم اٹیچ باتھ، ٹی وی لاؤنج، کچن، بیٹھک، سٹور، ٹیلی فون، بجلی، گیس، پانی کی تمام سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ کیلئے: ریاض احمد خان دارالعلوم وسطی
فون 211225, 211586

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن ◄ بخارا اصفہان شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12-ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

بہنوں کے اصرار پر
تھائی لینن اور پینٹ والے سوٹ موسم کے مطابق جدید ورائٹی کے علاوہ کاٹن کے ریڈیمیڈ سوٹ نئے جدت پسند کلرز میں
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
فون نمبر 212866

خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں
سعید اللہ خان 213207

2 عدد مکان برائے فروخت
رقبہ 1-1 کنال بالکل نئے تعمیر شدہ بجلی، پانی، گیس اور ٹیلی فون کے ساتھ دیگر سہولیات بھی میسر ہیں۔
واقعہ دارالصدر غربی ربوہ۔ فوری رابطہ
سلطان محمود ناصر 5/38 فیکٹری ایریا ربوہ 213558
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی ربوہ فون 212866

ضرورت ہے
برائے سیل مین عمر 25 تا 35 سال تعلیم کم از کم میٹرک
خود ملیں انٹرویو مورخہ 26-2-2001 کو ہوگا
میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5
نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 7932514-16

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ